سوال

نافرمان بیوی کو طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میری بیوی میری بات نہیں مانتی جھگڑا رہتا ہے اورنافرمانی بھی کرتی ہے والدین سے بتمیزی بھی کرتی ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!!

جب کسی کی بیوی اس کی فرمانبرداری نہ کرے، اس کے حقوق ادانہ کرے اور خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی نہ گزارے تو قرآن کریم نے اس کی اصلاح کی ترتیب وارتین طریقے بتائے ہیں، طلاق دینے سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

۱)...پہلا طریقہ اور درجہ یہ ہے کہ خاوند نرمی سے بیوی کو سمجھائے، اس کی غلط فہمی دور کرے۔ اگر واقعی وہ جان کر غلط روش اختیارکئے ہوئے ہے تو سمجھابجھا کر

صحیح روش اختیار کرنے کی تلقین کرے، اس سے کام چل گیا تو معاملہ یہیں ختم ہوگیا، عورت ہمیشہ کےلئے گناہ سے اور مرد قلبی اذیت سے اور دونوں رنج وغم سے بچ گئے اور اگر اس فہمائش سے کام نہ چلے تو...

۲)...دوسرا درجہ یہ ہے کہ ناراضگی ظاہر کرنے کےلئے بیوی کا بستراپنے سے علیٰحدہ کردے اور اس سے علیحدہ سوئے۔ یہ ایک معمولی سزا اور بہترین تنبیہ ہے، اس سے عورت متنبہ ہوگئی تو جھگڑا یہیں ختم ہوگیا، اوراگر وہ اس شریفانہ سزا پر بھی اپنی نافرمانی اور کج روی سے باز نہ آئی تو...

۳)...تیسرے درجے میں خاوند کو معمولی مارمارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے، جس کی حد یہ ہے کہ بدن پر اس مار کا اثر اور زخم نہ ہو... مگر اس تیسرے درجہ کی سزا کے استعمال کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا، اسلئے اس درجہ پر عمل کرنے سے بچنا اولیٰ ہے۔ بہرحال اگر اس معمولی مارپیٹ سے بھی معاملہ درست ہوگیا، صلح صفائی ہوگئی، تعلقات بحال ہوگئے، تب بھی مقصد حاصل ہوگیا، خاوند پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی بال کی کھال نہ نکالے اور ہربات منوانے کی ضد نہ کرے، چشم پوشی اور درگزر سے کام لے اور حتی الامکان نباہنے کی کوشش کرے۔

اللہ ہم سب بہنوں کواپنے خاوندوں کا فرمانبردار بنائے آمین

دو آدمیوں کی نمازان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک اپنے آقا سے بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔ اور دوسری وہ عورت جواپنے خاوند کی نافرمان ہو یہاں تک کہ وہ اس کی فرمانبردار بن جائے

(السلسلۃ الصحیحۃ: 288،، صحیح الجامع: 136 الألبانی: حسن صحیح)

میاں بیوی کا رشتہ باہمی ہمدردی اور ایک دوسرے کی خیر خواہی جیسے محبت بھرے جذبات پر استوار ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس رشتے میں کانٹے اگ آئیں اور محبت کی جگہ نفرت پیدا ہوجائے، اور میاں بیوی کا باہمی طور پر اکٹھا رہنا مشکل ہوجائے تو شریعت نے اس اضطراری حالت میں طلاق کے ذریعے دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجانے کا اختیار دے رکھا ہے۔ آپ نے جو صورت حال بیان کی ہے، اس کا بہترین حل یہی ہے کہ خاندان کی بزرگوں کو اس میں ڈالا جائے، اگر معاملہ درست ہوجائے تو ٹھیک، ورنہ طلاق کا آپشن آپ کے پاس موجود ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی